بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۴ | ۱۲ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۲ شعبان ۱۳۶۵ ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کو کل شام سے درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— قادیان ۱۱ ماہ وفا۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت چند روز سے معدہ کی خرابی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

گزشتہ رات طوفان باد کے دوران خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ بعض مکانات کی پردہ کی دیواریں گر گئیں۔

آج مقامی ڈاکخانہ کے پوسٹ مینوں نے ہڑتال کر دی۔ مگر سٹاف حسب معمول کام کیا۔ اور سٹرائک میں شریک نہیں ہوئے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

یورپ کا پہلا احمدی شہید شریف دوتسا

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اٹلی سے عزیزم ملک محمد شریف صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے کہ شریف دوتسا ایک البانوی سرکردہ اور رئیس جو البانیا اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں میں رسوخ اور اثر رکھتے تھے۔ (دونوں ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اور البانیہ کی سرحد پر رہنے والے یوگوسلاویہ کے باشندے اکثر مسلمان ہیں اور بارسوخ ہیں اور دونوں ملکوں میں ان کی جائدادیں ہیں۔ عزیزم مولوی محمد الدین صاحب اس علاقہ میں رہ کر تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہاں کئی احمدی ہوئے بعد میں مسلمانوں کی تنظیم سے ڈر کر انہیں یوگوسلاوین حکومت نے وہاں سے نکال دیا۔ اور وہ اٹلی آگئے۔) اور جو یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندے تھے۔ جنگ سے پہلے احمدی ہو گئے تھے۔ اور بہت مخلص تھے۔ انہیں البانیہ کی موجودہ حکومت نے جو کمیونسٹ ہے ان کے خاندان سمیت قتل کروا دیا ہے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے۔ اور جو مسلمان اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرتے تو سب ہی ہیں۔ اور کوئی نہیں جو الٰہی مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے۔ مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے احمدی شہید ہیں اور الفضل للمتقدم کے مقولہ کے ماتحت اپنے بعد میں آنے والے شہداء کے لئے ایک عمدہ مثال اور نمونہ ثابت ہو کر وہ ان کے ثواب میں شریک ہونگے۔ برادرم شریف کے خاندان میں سے ان کا بڑا لڑکا بہرام زندہ ہی ہے اور وہ اس وقت مسلم [illegible]

ایڈیٹر: [illegible] غلام نبی

[illegible] بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے [illegible] ضیاء الاسلام قادیان میں چھاپا اور [illegible] قادیان سے [illegible]

ایسے گروہ کا جو البانیہ میں اسلامی حکومت کا خواہاں ہے سردار ہے وہ اس وقت پہاڑوں میں بیٹھ کر مسلمانوں کی قیادت کر رہا ہے۔ اور کمیونسٹ حکومت سے برسر پیکار ہے۔ اللہ تعالےٰ اس عزیز کی حفاظت کرے۔ اور اگر اس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔ تو اسے کامیاب کرے۔ اور اگر بظاہر بُری نظر آنے والی البانین کمیونسٹ حکومت آئندہ اسلام کے لئے مفید اور کار آمد ثابت ہونے والی ہے۔ تو اسے اس سے صلح اور اتحاد کی توفیق بخشے۔ کہ علم غیب اللہ ہی کو ہے اور عَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ نہ صرف الٰہی فرمان ہے بلکہ بار بار انسان کے تجربہ میں آچکا ہے۔ اَللّٰھُم اٰمین۔ دوست اپنی دعاؤں میں عزیز بہرام کے لئے دعا کرتے رہا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بعض اور ذمہ وار فوجی افسر بھی البانیہ میں احمدی ہیں نہ معلوم ان کا کیا حال ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا کرتے رہا کریں یہ واقعہ ہمارے لئے تکلیف دہ بھی ہے اور خوشی کا موجب بھی۔ تکلیف کا موجب اس لئے کہ ایک بارسوخ آدمی جو جنگ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو سکتا تھا۔ ہم سے ایسے موقعہ پر جدا ہوگیا۔ جب ہماری تبلیغ کا میدان وسیع ہو رہا تھا۔ اور خوشی کا اس لئے کہ یورپ میں بھی احمدی شہداء کا خون بہایا گیا۔ وہ مادیت کی سرزمین جو خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر دور بھاگ رہی تھی۔ اور وہ علاقہ جو کمیونزم کے ساتھ دہریت کو بھی دنیا میں پھیلا رہا تھا۔ وہاں خدائے واحد کے ماننے والوں کا خون بہایا جانے لگا ہے۔ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس کا ایک ایک قطرہ چلّا چلّا کر خدا تعالےٰ کی مدد مانگیگا۔ اسکی رطوبت کھیتیوں میں جذب ہو کر وہ غلہ پیدا کرے گی۔ جو ایمان کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے گرم اور کھولتا ہوا خون پیدا کرے گا۔ جو لوگوں کی رگوں میں دوڑ دوڑ کر انہیں میدانِ شہادت کی طرف لے جائیگا۔ اب یورپ میں توحید کی جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ مومن اس چیلنج کو قبول کریں گے۔ اور شوق شہادت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کا مددگار ہو اور سعادت مندوں کے سینے کھول دے۔ تا اسلام اور احمدیت کی فوج میں کمی نہ آئے۔ اور اس کے لئے روز بروز زیادہ سے زیادہ مجاہد ملتے جائیں۔ اَللّٰھُم اٰمین۔

اے ہندوستان کے احمدیو ذرا غور تو کرو۔ تمہاری اور تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں ہی یہ دن لائی ہیں۔ تم شہید تو نہیں ہوئے مگر تم شہید گر ضرور ہو۔ افغانستان کے شہداء ہندوستان کے نہ تھے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ انہیں احمدیت ہندوستانیوں ہی کی قربانیوں کے طفیل حاصل ہوئی۔ مصر کا شہید ہندوستانی تو نہ تھا۔ مگر اسے بھی ہندوستانیوں ہی نے نورِ احمدیت سے روشناس کروایا تھا۔ اب یورپ کا پہلا شہید گو ہندوستانی نہ تھا۔ مگر کون تھا جس نے اس کے اندر اسلام کا جذبہ پیدا کیا کون تھا جس نے اسے صداقت پر قائم رہنے کی ہمت دلائی؟ بے شک ایک ہندوستانی احمدی! اے عزیزو فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آرہی ہے۔ مگر جوں جوں وہ قریب آرہی ہے۔ تمہاری سابق قربانیاں اسکے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویہ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اب ہماری سابق قربانیاں بالکل ویسی ہی ہیں جیسے ایک جوان کے لئے بچہ کا لباس۔ کیا وہ اس لباس کو پہن کر شریفوں میں گنا جا سکتا ہے یا عقلمندوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں نوجوان لوکہ اب تم کو آج سے پہلے کی قربانیوں سے بڑھ کر ... وفاداروں میں ...

اور مخلصوں میں شمار نہیں ہوسکتے۔ اب جہاد ایک خاص منزل پر پہنچنے والا ہے۔ پہلا دور مصیبتوں کا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوئے رسالت کے ابتدائی دور کے مشابہ تھا گزر گیا۔ اب دوسرا دور چل رہا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وادی میں نظر بند ہونے کے مشابہ ہے۔ آج اگر ہم نے اس دور کے مطابق قربانیاں نہ کیں۔ تو ہمارا ٹھکانا کہیں نہ ہوگا۔ ہماری مثال اس صورت میں اس شخص کی سی ہوگی۔ جو منارہ کی چوٹی پر پہنچ کر گر جاتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو منارہ پر چڑھ جاتا ہے مگر اس سے زیادہ بدقسمت بھی کوئی نہیں۔ جو مینار کی چوٹی پر چڑھ کر گر جاتا ہے۔ ہمارے نوجوان قربانیوں کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ لیکن ہمارے چندہ دہندگان اپنے بٹوؤں کو کھولنے کی بجائے ان کا منہ بند کر رہے ہیں۔ انا للہ

اے غافلو جاگو! اے بے پرواہو ہوشیار ہو جاؤ! تحریک جدید نے تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے۔ کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔ مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ مگر بدقسمت ہے اس کا وہ وطنی جو اس کے لئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا۔ گولہ بارود کے ساتھ ایک فوج دشمن کی صفوں کو تہ وبالا کر سکتی ہے۔ مگر اس کے بغیر وہ ایک بکروں کی قطار ہے۔ جسے قصائی ایک کے بعد دیگرے ذبح کرتا جائیگا تمہارے بیٹے ہاں بیٹوں سے بھی زیادہ قیمتی وجود جان دینے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیا تم اپنے مالوں کی محبت کی وجہ سے اپنی آنکھوں کے سامنے ان کو مرتا ہوا دیکھوگے۔ اگر وہ اس حالت میں مرے کہ تم نے بھی قربانی کا پورا نمونہ دکھا دیا ہوگا۔ تو وہ اگلے جہان میں تمہارے شفیع ہونگے۔ اور خدا کے حضور میں تمہاری سفارشیں کرینگے۔ لیکن اگر وہ اس طرح جان دینے پر مجبور ہوئے۔ کہ ان کی قوم نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور ان کے وطن نے ان کو مدد نہ پہنچائی۔ تو وہ تو شہید ہی ہونگے۔ مگر ان کے اہل وطن کا کیا حال ہوگا؟ دنیا میں ذلت اور عقبیٰ میں...؟ اس سوال کا جواب نہ دینا جواب دینے سے اچھا ہے۔ اس دنیا کی ذلت سے تو انسان منہ چھپا کر گزارہ کرسکتا ہے۔ مگر اس دنیا میں وہ کیا کریگا؟ غالب نے خوب کہا ہے ؎

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

جو ذلت صرف اس دنیا کے متعلق ہو موت اس سے نجات دے سکتی ہے۔ مگر جو دونوں جہان سے متعلق ہو۔ موت اس میں کیا فائدہ دیگی وہ تو کلنک کے ٹیکہ کو اور بھی سیاہ کر دیگی۔

پس اے عزیزو کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں۔ وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔ ہر تحریک جدید کا حصہ دار اپنے پر واجب کرلے۔ کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک نیا حصہ دار مہیا کریگا۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کرسکے وہ سمجھ لے کہ میری پہلی قربانی بیکار گئی۔ اور شاید کسی نقص کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے دربار سے واپس کردی گئی۔ وہ پھل جو درخت بن گیا وہی پھل ہے۔ جو کسی کے پیٹ میں جا کر فضلہ بن گیا۔ اور اپنی نسل کو قائم نہ رکھ سکا۔ وہ کیا پھل ہے خدا ہی اس پر رحم کرے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

درخواست ہائے دعا

عنایت اللہ صاحب ہاشمی گوکیکی ایک سال سے زائد عرصہ سے بیمار ہیں۔ بشیر محمد صاحب سید والا کا لڑکا عابد حسین اور لڑکی مبارکہ بیمار ہیں۔ چودھری عنایت اللہ چک غازی بیمار ہیں۔ شریف احمد صاحب کھاجوں کا لڑکا ظفر احمد ناگہاں فوت ہو گیا ہے۔ دعائے نعم البدل کی درخواست کرتے ہیں۔ محمد ابراہیم صاحب پانگال ضلع کٹک کی والدہ اور اہلیہ بیمار ہیں۔ عنایت اللہ صاحب حوالدار کلکتہ میں بیمار ہیں محمود احمد صاحب حیدر آبادی کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ عبدالمومن خان صاحب محمود کی لڑکی بیمار ہے رب کے لئے دعا کی جائے۔

کمیونزم اور اخلاق

انسان میں اللہ تعالیٰ نے ایسے قویٰ رکھے ہیں۔ کہ اگر وہ ان کو برمحل استعمال کرے۔ تو وہ اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ہے۔ اور ان کا بے موقع استعمال اسے بدترین درندہ اور وحشی بنا دیتا ہے۔ اس لئے جس تحریک میں کوئی شخص شامل ہونا چاہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ اخلاقی پہلو کو نظر انداز نہ کرے۔ اور اس تحریک کے اخلاقی اصول سے پورے طور سے واقفیت حاصل کرے۔ کمیونزم کا کوئی بھی اصل ایسا نہیں جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو۔ لیکن اخلاق کے معاملے میں تو وہ بالکل کوری ثابت ہوئی ہے۔ جس قدر بھی بدعنوانیاں اور بدکاریاں دنیا میں ممکن ہو سکتی ہیں۔ ان سب کو تھوڑی سی قید کے ساتھ جائز قرار دے دیا ہے۔ اور بجائے شرم محسوس کرنے کے اس کو فخر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ کمیونسٹ اخلاق معلوم کرنے کے لئے یا تو انسان روس میں جا کر اپنی آنکھ سے تمام امور کا مشاہدہ کرے۔ لیکن روسی حکومت کا قانون اس سے مانع ہے اس لئے یہ ممکن نہیں۔ یا پھر جو کچھ اخلاقی اصول ان کی کتب سے دستیاب ہو سکیں ان سے روس کی اخلاقی حالت کا اندازہ لگایا جائے۔ اور یہی طریق ہمارے لئے سہل ہے۔ روسی اخلاق سے تفصیلی طور پر واقف ہونا بہت مشکل امر ہے۔

روسی اخلاق کو معلوم کرنے کے لئے بعض باتوں کا علم ضروری ہے۔ ان کے بغیر ان کا صحیح تصور نہیں ہو سکتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ مذہب کے مخالف ہیں۔ روحانیات کے منکر ہیں اور خالص مادیت پر فریفتہ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ حیات بعد الموت کے قائل نہیں۔ لینن کہتا ہے "مظلوموں کا غاصبوں کے مقابل پر اپنی جدوجہد میں ناکام ہونا لازمی طور پر مرنے کے بعد ایک اچھی زندگی کا عقیدہ پیدا کر دیتا ہے" (لینن صـ۳۳) تیسری بات یہ ہے کہ وہ فطرت کو بھی کچھ چیز نہیں سمجھتے۔ ایک کمیونسٹ مصنف لکھتا ہے:۔ "بالشویک مانتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جسے غیر متغیر انسانی فطرت کہتے ہیں" (ڈان اور دسمبر تند صـ۲۱)

ظاہر ہے کہ جو شخص مذہب کا دشمن ہے اس کے لئے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا کوئی سوال نہیں۔ کیونکہ حقیقی حلت و حرمت کا بیان صرف مذہب ہی کر سکتا ہے ورنہ انسان کے اپنے قیاسات جن کی بناء پر بعض وقت وہ ایک چیز کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور دوسری کو ناجائز ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر کوئی معین یا مستقل بنیاد اخلاق کی نہیں رکھی جا سکتی۔ اسی طرح اگر ایک شخص کو یقین ہو کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ اور نہ اسے اپنے اعمال کا اچھا یا برا بدلہ ملنے والا ہے تو وہ بیدھڑک برائیوں کا ارتکاب کرے گا۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ دنیوی حکومت بھی اسکی پشت پر ہو اور اس کی حمایت میں خدا سے لڑنے تک کے لئے تیار ہو۔ پھر فطرت میں بھی نیکی کی طرف میلان اور بدی سے اجتناب کی قوت موجود ہے۔ لیکن ان لوگوں کو یہ سبق بھی پڑھایا گیا ہے کہ فطرت کی آواز بے حقیقت چیز ہے۔ اس کی وجہ سے بعض کام کرنا اور بعض سے رک جانا وہم پرستی ہے اور ایک کمیونسٹ کو اس قسم کے توہمات سے کوسوں دور رہنا چاہیئے۔

غرضیکہ نیکی کا کوئی بھی ایسا دروازہ نہیں جسے کمیونسٹ بند نہ کر دیتے ہوں۔ مذہب معاد اور فطرت سے ہاتھ دھو کر یہ لوگ کیا کچھ کرتے ہوں گے۔ محتاج بیان نہیں البتہ ایک پابندی بھی ہے۔ جو لینن نے بیان کی ہے۔ اور یہ کمیونسٹ اخلاق کی چوتھی دیوار ہے لکھا ہے:۔ "ہم ان تمام اخلاقیات کا انکار کرتے ہیں جو مافوق اللہ تصورات سے ماخوذ ہوں یا جن کی بنیاد طبقاتی جدوجہد پر نہ ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اخلاق کلی طور پر محنت کش طبقہ کی طبقاتی جدوجہد کے تابع ہیں۔ ہمارا اخلاقی ضابطہ پرولتاری ضروریات اور واقعات کے تابع ہے۔ یہی وجہ ہے جو ہم کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک اخلاقی ضابطہ جو انسانی سوسائٹی سے نہ لیا گیا ہو۔ ہمارے لئے کالعدم ہے۔" (لینن صـ۳۲)

اس سے کمیونسٹ اخلاق کی چار دیواری مکمل ہو جاتی ہے اور روسی اخلاق کی پوری تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ لینن نے غیر مبہم الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ ان کے اخلاقی اصول ان کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ کسی فوق البشر ہستی کی طرف منسوب نہیں۔ اور نہ یہ بات ہے۔ کہ وہ پہلے سے ہی مقرر کردہ ہیں بلکہ ان میں حسب ضرورت تبدیلی ہو سکتی ہے۔

ناظرین نے محسوس کر لیا ہوگا۔ کہ کمیونسٹوں کے نزدیک اخلاق کے اچھے یا برے ہونے کا کیا معیار ہے۔ ہر وہ کام جو پرولتاری مفاد کو نقصان پہنچائے۔ برا ہے اور ہر وہ فعل جس سے مزدوروں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہو۔ اچھا اور مستحسن ہے۔ گویا اخلاق کی تعریف ہی بالکل بدل دی۔ سارا نقشہ ہی پلٹ دیا۔ ہمارے اور کمیونسٹوں کے اخلاق میں وہی فرق ہے۔ جو دو نقیضوں میں ہوتا ہے۔ ہمارے اخلاق کی بنیاد خدا تعالےٰ کی رضامندی ہے۔ اور خدا تعالےٰ چونکہ بدی کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ باہم حسن معاشرت کا برتاؤ کریں۔ لیکن کمیونسٹوں کے سامنے صرف ایک مقصد ہے۔ اور وہ یہ کہ مزدور کا پیٹ بھر جائے۔ جھوٹ۔ بددیانتی۔ ظلم۔ چوری۔ ڈاکہ۔ قتل و غارت وغیرہ سبھی کچھ جائز ہے۔ اگر اس کے ذریعہ مزدور طاقتور ہو جائے اور سچ دیانتداری۔ انصاف۔ ہمدردی وغیرہ تمام اچھی باتیں ممنوع ہیں۔ اگر ان سے مزدور کی شکم پروری میں فرق آئے۔ پچھلے دنوں برطانیہ اور امریکہ اس بات سے بہت سیخ پا ہو رہے تھے کہ روس نے ۲ر مارچ تک اپنی فوجیں ایران سے نکال لینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس نے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ لیکن شاید انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ یہاں معیار اخلاق کچھ اور ہے۔ جس بدعہدی کے ساتھ مزدوروں کا مفاد وابستہ ہو۔ وہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ اگرچہ بہت سی دوسری حکومتیں بھی سیاسیات کی بنیاد اخلاق پر نہیں رکھتیں۔ لیکن برے اخلاق کے جواز کا فتویٰ دینا اور انہیں اچھا سمجھنا اور کہنا صرف سوویٹ یونین ہی کے حصہ میں آیا ہے۔

غرضیکہ کمیونسٹوں کا کوئی معین اخلاقی ضابطہ نہیں۔ صرف مزدوروں کی حمایت ان کی تمام جدوجہد کی غرض ہے۔ اگر کوئی ایسی حکومت ہو جو کمیونسٹ تحریک کو دبانے کی کوشش کرے تو انہیں اسکی مخالفت کرنے اور اس کے قوانین کو توڑنے کی بھی اجازت ہے۔ ایک کمیونسٹ مصنف لکھتے ہیں۔ "مسلسل دباؤ کے ماتحت کام کو کس طرح چلایا جائے؟ اگر ممکن ہو تو قانون کے اندر رہتے ہوئے اور اگر ناممکن ہو تو قانون شکنی کر کے — مارکس نے اپنے مریدوں کو یہی نصیحت کی تھی" (مارکس اینڈ دی ٹریڈ یونین صـ۱۵۲)

حقیقت یہ ہے۔ کہ کمیونزم دنیا کے امن کو برباد کرنے والی فساد اور جھگڑے بڑھانے والی۔ حرص و لالچ پیدا کرنے والی اور انسانوں کو درندوں میں تبدیل کرنے والی تحریک ہے۔ مذہب کی دشمن اخلاق سے عاری۔ غیر کمیونسٹوں کے لئے خطرے کا موجب اور بدیوں کا مجموعہ ہے۔

خاکسار محمد منور از کانپور

چندہ دو لاکھ برائے توسیع کالج

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۱ر مئی کے خطبہ میں فرما چکے ہیں کہ "ہم اس چندہ کو اگلے سالوں تک پھیلا نہیں سکتے۔ کیونکہ اگلے سالوں کے لئے ہمارے ذہن میں بعض اور سکیمیں ہیں۔ جو جاری کی جانے والی ہیں۔ یہ میں نے اس لئے کہا ہے۔ کہ ممکن ہے کوئی شخص کہہ دے۔ کہ اگر جماعت کی طرف سے ابھی دو لاکھ کے وعدے نہیں آئے۔ تو اس میں گھبراہٹ کی کونسی بات ہے۔ جو کمی رہے وہ اگلے سال پوری ہو جائیگی۔ ایسا خیال درست نہیں۔" افسوس ہے کہ بعض مقامی جماعتوں اور افراد نے حضور کے اس ارشاد کی اہمیت کو ابھی تک نہیں سمجھا۔ کیونکہ انہوں نے ابھی تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ اور جو بھجوائے ہیں وہ بہت کم ہیں۔ جس کی وجہ سے ابھی تک صرف ۱۹۸۲ ۱۱ کے وعدے اور ۵۹۰/۰ کی ۔۔۔ ابتک وصولی ہوئی ہے۔ لہذا ایسے احباب اور جماعتوں کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے امام کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے سرعت سے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کریں۔ اور بہت جلد وعدے بھجوا کر دفتر ہذا میں ارسال کر کے خدا اور اسکے مقرر کردہ امام کی خوشنودی حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال)

حضرت امیر المؤمنین امام جماعت احمدیہ کی

ایک نظم "آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے" سے متاثر ہو کر

جناب محمد ظفر اللہ خانصاحب ظفر حنفی شاہجہانپوری میرے عزیز دوستوں میں سے ہیں۔ آپ اسلام کے لئے ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی فرمودہ ایک نظم کو دیکھ کر جو "الفضل" مجریہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے "میں بھی اس پر کچھ لکھوں گا" چنانچہ اب جو نظم آپ نے لکھی ہے وہ بذریعہ "الفضل" ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ عنوان نظم جناب ظفر صاحب کا ہی قائم کردہ ہے۔

سید فضل الرحمٰن فیضی

توحید کو عالم میں نکلے ہیں وہ پھیلانے — "تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے"

ہر دل کو منور کر تو شمع ہدایت سے — ہر فرد بشر تیری توحید کو پہچانے

اک روح بلالی پھر پیدا ہو اذانوں میں — تکبیر سے گونج اٹھیں دنیا کے صنم خانے

انوار تجلی سے ہو جائیں وہ دل روشن — تاریکیٔ باطل سے جو ہو گئے ویرانے

پستی کے مکینوں کو پھر اوج ترقی دے — معمور خوشی سے ہوں سب انکے عزا خانے

واعظ کی سوانح کا حاصل ہیں یہ دو باتیں — دنیا میں تو راحت ہو عقبےٰ کی خدا جانے

عالم ہی نرالا ہے دنیائے محبت کا — بیگانوں کی کیا کہئے اپنے بھی ہیں بیگانے

دل باز بنہ عہدم از حرص و ہوا یارب — ایں رہزن عقل و دیں غارتگرے ایمانے

ہو جائے ظفر بیخود یارب تری الفت میں

بھر بھر کے تو پلائے جا عرفاں بھرے پیمانے

حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے ایک صحابی کی وفات

حضرت میاں غلام مرتضےٰ صاحب ساکنہ جھنگ مگھیانہ بعمر تقریباً ۷۰ سال ۲۸ جون ۱۹۴۶ء بمقام جھنگ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میاں صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۰۴ء میں بیعت کی تھی۔ میاں صاحب مرحوم مغفور جھنگ میں ایک معزز ذی وقار صاحب حیثیت تمیم خاندان سے تعلق رکھتے تھے مرحوم بعہدہ تحصیلدار ملازم رہے۔ اور تقریباً پندرہ سال [illegible] رہے۔ اس عرصہ میں جماعت [illegible] جھنگ کے پریذیڈنٹ تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے۔ اور نظام سلسلہ کا خاص احترام کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کو عین فرض خیال فرماتے۔ بہت نیک طبیعت۔ رحم دل۔ بہادر اور بلند حوصلہ واقع ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو مطالعہ اور اخبار الفضل کا پڑھنا ان کا روزانہ شغل تھا۔ ان کے صاحبزادے میاں ناصر علی صاحب مظفر گڑھ میں ایس ڈی سی ہیں۔ بہت نیک موصی خادم سلسلہ ہیں احباب سلسلہ میاں صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ غلام احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

جناب نواب زین یار جنگ صاحب بہادر اور وزیر اعظم پنجاب

جناب ملک خضر حیات خانصاحب احمدیہ مشن لنڈن میں

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو خراج تحسین ادا کیا گیا

لنڈن ۱۰ جولائی۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ریاست حیدر آباد کے صنعتی اور تجارتی مشن اور پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں صاحب کے اعزاز میں پچھلے ہفتہ دعوت دی گئی۔ آپ نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں عیسائیت کے خلاف پروپیگنڈا کا ذکر کیا جو پچھلی صدی کے آخر میں ہندوستان میں شد و مد کے ساتھ کیا گیا اور جس کا انسداد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے شروع ہوا۔ اور آج خود عیسائی صاحبان احمدیت کی کوششوں کو عیسائیت کے لئے موت کا پیغام تصور کرنے لگے ہیں۔

جناب نواب زین یار جنگ صاحب بہادر اور وزیر اعظم پنجاب جناب ملک خضر حیات خانصاحب نے احمدیہ مشن کی تبلیغی مساعی کی بہت تعریف کی۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے حاضرین کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ کل ہم نے بکنگھم پیلس میں ایک گارڈن پارٹی میں شمولیت کی جو ملک معظم کی طرف سے دی گئی تھی۔ جہاں متعدد ممتاز شخصیتوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ آج میں خیر مقدم کی ایک تقریب میں شامل ہوا۔ جو انڈیا ہاؤس کی طرف سے مذکورہ بالا وفد کے اعزاز میں دی گئی۔

ہیروشیما کی تباہی کے متعلق برطانوی مشن کی رپورٹ

ایک ایٹم بم کس قدر تباہی برپا کر سکتا ہے

ہیروشیما کے متعلق برطانوی سائنس مشن کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ بہت ڈراؤنے ہیں۔

مشن نے جاپان میں جو مشاہدات کئے ہیں۔ ان کا تذکرہ رپورٹ کے آخر میں اس طرح کیا گیا ہے۔ کہ اگر یہی صورت برطانیہ میں رونما ہو۔ تو یہاں اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کسی بڑے برطانوی شہر میں ایک ایٹم بم سے تقریباً ۵۰۰۰۰ آدمی ہلاک ہو سکتے ہیں۔ بم گرنے کی جگہ سے آدھ میل دور تک ۷۵ فیصدی اور ایک میل دور تک ۲۰ فیصدی نقصان جان ہوگا۔ تقریباً ۳۰۰۰۰ مکانوں کو اتنا نقصان پہنچے گا۔ کہ ان کی بڑے پیمانہ پر مرمت کی ضرورت ہوگی۔ اور اس کے علاوہ ۵۰۰۰۰ مکان ایسے ہوں گے جو تھوڑی بہت مرمت کے بغیر رہنے کے قابل نہ ہوں گے۔ ہیروشیما میں جہاں کی آبادی ۳۲۰۰۰۰ تھی۔ بم گرنے سے ۸۰۰۰۰ آدمی مارے گئے تھے اور ناگاساکی میں ۲۵۰۰۰۰ کی آبادی میں سے ۴۰۰۰۰ باشندے بم پھٹنے والے علاقہ میں ہلاک ہوئے تھے

حکومت نے یہ رپورٹ شائع کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اس کا خیال ہے۔ کہ متحدہ اقوام کو اس نئے ہتھیار کی تباہی کے بارے میں پوری طرح واقفیت حاصل ہو جائے تو انہیں اقوام کو صرف ایٹمی قوت کی نگرانی کرنے بلکہ اس کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی ممانعت کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ سب سے پہلے اس تباہ کن حربہ کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی ممانعت کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ توجہ دلا چکے ہیں

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۳۶۴ منکہ آمنہ خاتون زوجہ عبد الرحمٰن خان قوم شیخ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بریلی صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۳ تولہ اور چار ماشہ اور زیور نقرئی چالیس تولہ اور مہر مبلغ ۵۰۰ میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۴ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ آمنہ خاتون بیل بھیت معرفت قمر احمد ٹھیکیدار یوپی۔ گواہ شد قمر احمد قریشی داماد موصیہ گواہ شد محمد شجاعت علی دفینکٹر بیت المال

نمبر ۹۴۲۹ منکہ مریم بی بی زوجہ چودھری سردار خان صاحب قوم مانگٹ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن اونچے مانگٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰ روپیہ تھا جو میں نے اپنے خاوند مذکور سے بصورت زیورات وصول پا لیا ہے۔ زیورات طلائی ۸ تولے ہیں جنکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میرا مال و جائداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مریم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری سردار خان نشان انگوٹھا خاوند موصیہ۔ گواہ شد چودھری چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۴۳۶ منکہ امۃ الحفیظ عفت زوجہ مرزا محمود احمد صاحب قوم مغل عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مسجد فضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ۱۵۰۰ روپے کی ہے تفصیل ذیل۔ حق مہر ۱۰۰۰ زیورات طلائی یک تولہ زیور نقرئی ۴۰ تولہ نقد ۵۰۰ روپے قرض جو مجھے کسی سے لینا ہے ۲۰۰۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد مرزا محمود احمد مولوی فاضل۔ گواہ شد مرزا مسعود احمد محرر الفضل۔

نمبر ۹۴۸۸ منکہ محمود احمد ولد میاں جان محمد صاحب قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ماہوار تنخواہ ۱۳/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد محمود احمد حال کراچی۔ گواہ شد حکیم محمد یعقوب قیس ملتانی بقلم خود۔ گواہ شد منیر احمد خان کراچی۔

نمبر ۹۴۸۹ منکہ محمودہ بیگم زوجہ اکبر حسین احمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ علاقہ حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ زیورات طلائی مجموعی حسب ذیل ہیں زیورات طلائی ۴۰ تولہ قیمتی دو ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز مبلغ ایک ہزار روپیہ سکہ کلدار مہر میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ماسوا اسکے کوئی نہیں میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ محمودہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد اکبر حسین احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل غزنوی گواہ شد محمد عبد الحی۔

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ محکمہ ڈاک وتار کے نان گزیٹڈ ملازمین کی آل انڈیا یونین کے فیصلہ کے مطابق آج ہندوستان کے مختلف حصوں میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ بمبئی اور دہلی میں مکمل ہڑتال تھی۔ کلکتہ اور مدراس میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ جالندھر۔ گجرات میں کوئی ہڑتال نہیں ہوئی۔ یونین کے نمائندے آج پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس سے ملاقات کر رہے ہیں۔

بمبئی ۱۱ جولائی۔ بمبئی کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ ہڑتال کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت ہی کم آدمی میسر آ سکے ہیں۔ دہلی سے مدراس سے آدمی بلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ محکمہ ڈاک وتار کے ڈائرکٹر جنرل نے آج ایک بیان میں کہا کہ ہڑتال سے پیدا شدہ حالات گو بُرے ہیں۔ لیکن اتنے بُرے نہیں جتنی امید تھی بعض شہروں میں شدید مشکلات کا خدشہ تھا۔ لیکن وہاں ہڑتال نہیں ہوئی۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ سکھوں کی کانگرس اور اکالی پارٹی نے آج متفقہ طور پر دستور ساز اسمبلی میں حصہ لینے کا عارضی طور پر فیصلہ کیا ہے۔ دونوں پارٹیوں نے دستور ساز اسمبلی کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن آج پنڈت نہرو صدر کانگرس کے مشورہ کی بناء پر فیصلہ تبدیل کر دیا گیا ہے

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ آج مسٹر محمد علی جناح اور سردار عبد الرب نشتر کی طرف سے دستور ساز اسمبلی کی نمائندگی کے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے گئے

احمد آباد ۱۱ جولائی۔ کئی دنوں کے بعد آج شہر میں امن رہا۔ کسی تصادم یا کسی حملے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی

نیویارک ۱۰ جولائی۔ امریکی جنگی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ اتوار کو ۱۲۷۵ فٹ فلم چوری ہو گئی۔ یہ فلم ایٹم بم کے تجربات سے تعلق رکھتی تھی۔

رنگون ۱۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان سے سوتی کپڑے کی برآمد پر جو پابندی عائد کی گئی ہے اس کا اطلاق اس کپڑے پر نہیں ہوگا جو حال ہی میں برما بھیجا جا رہا ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۰ جولائی سونا ۹۰/۱/۰ چاندی ۱۵۶/۰/۰
امرتسر سونا ۹۶/۱۴/۰ روپے

لاہور ۱۰ جولائی۔ آج ساڑھے نو بجے رات راولپنڈی کے نزدیک کیمبل پور ملتان ریلوے لائن پر ایک حادثہ پیش آیا۔ ایک گاڑی کا انجن اچانک چل پڑا۔ جس سے نو آدمی ہلاک اور نو مجروح ہو گئے۔

لاہور ۱۰ جولائی۔ سونے کا نرخ تیزی سے گر رہا ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ بتائی جاتی ہیں کہ (۱) ریزرو بنک نے پھر سے سونا فروخت کرنا شروع کر دیا ہے (۲) روس سے سونے اور پلاٹینم کے دو جہاز برطانیہ پہنچ گئے ہیں (۳) برطانیہ اور روس کے درمیان تجارتی تعلقات قائم ہونے والے ہیں (۴) امریکہ میں سونے کا سٹاک فروخت ہونا شروع ہو گیا ہے جو سٹاک ہندوستان کی منڈیوں پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ سونا ہر قسم کی قیمتوں کا پیمانہ ہے اس لئے سونے کا نرخ کم ہونے پر دیگر اشیاء کی قیمتیں بھی کم ہو جائیں گی

بمبئی ۱۰ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے محکمہ ڈاک وتار کے حکام سے اور نان گزیٹڈ سٹاف کے ملازمین کی یونین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے جھگڑے کو ثالثوں کے سپرد کر دیں۔ اور ثالثوں کے لئے فیصلہ کرنے کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ ثالث جو فیصلہ کریں اسے آخری نہ سمجھا جائے۔ بلکہ تنخواہوں پر غور کرنے والے کمیشن کو اس فیصلہ میں مناسب ردوبدل کرنے کا اختیار دیا جانا چاہئے۔

نئی دہلی ۱۱ جولائی محکمہ ڈاک وتار کے ڈائرکٹر جنرل نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ ملازمین کی یونین نے کیا مطالبات پیش کئے تھے اور انہیں کیوں منظور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا ان مطالبات کو منظور کر لینے کی صورت میں محکمہ کو سولہ کروڑ روپیہ زائد خرچ کرنا پڑے گا۔ آپ نے ہڑتال کرنے والوں کے متعلق کہا ان میں سے جو ۷۲ گھنٹوں کے اندر اندر کام پر واپس آ جائیں گے ان سے کوئی بازپرس نہیں کی جائیگی۔ لیکن جو نہیں آئیں گے انکو معطل کرنے کا نوٹس دینے کے علاوہ محکمہ کی طرف سے مہیا کردہ کوارٹر بھی ان سے چھین لئے جائیں گے

لندن ۱۰ جولائی۔ انگلستان میں نارفوک کے علاقہ میں اس شدت کا طوفان باراں آیا ہے۔ کہ تین ہزار ایکڑ زمین میں فصلیں تباہ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ بیس ہزار پونڈ کیا جاتا ہے۔ اس طوفان کا اثر بیس میل لمبے اور دو میل چوڑے علاقہ میں ہوا۔

قاہرہ ۱۰ جولائی۔ اینگلو مصری معاہدے کی ترمیم کے لئے برطانوی اور مصری نمائندوں میں جو گفت وشنید ہو رہی ہے۔ اس پر غور وفکر کرنے کے لئے وزیر اعظم مصر مسٹر صدقی پاشا اور وزیر خارجہ مصر میں طویل ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے بعد وزیر خارجہ نے بتایا کہ گفت وشنید کی موجودہ رفتار سے میں بالکل مطمئن ہوں۔ میری خواہش ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے برطانوی پارلیمنٹ کے موجودہ سیشن میں ہی اس گفت وشنید کے نتیجے کا اعلان کر دیا جائے۔

احمد آباد ۱۰ جولائی۔ فرقہ وارانہ فساد کی آگ ابھی تک فرو نہیں ہوئی۔ آج چھرا گھونپنے کی تین وارداتیں ہوئیں اس وقت تک ۱۹۴ اشخاص ہلاک اور ۳۳۶ اشخاص مجروح ہوئے۔

لاہور ۱۰ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس ۱۹ جولائی کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں دستور ساز اسمبلی کے ارکان کے انتخاب کے علاوہ اور کوئی کارروائی نہ ہو گی۔

امرتسر ۱۰ جولائی۔ شیخ صادق حسین ایم ایل اے صدر سٹی مسلم لیگ نے پنجاب کے وزیر ترقیات سے بذریعہ تار مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ رمضان المبارک میں سخت گرمی ہوگی۔ اس لئے روزہ داروں کے لئے کھانڈ ملنے کا کوٹہ دوگنا کر دیا جائے۔

لندن ۱۰ جولائی۔ برطانوی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسے مصری حکومت کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مفتی اعظم فلسطین مصر میں کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیں گے۔

برسلز ۱۰ جولائی بعض وجوہ کی بناء پر بیلجیم کی حکومت استعفیٰ دے رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ جولائی مسلم لیگی حلقوں کا بیان ہے کہ اس وقت وزارتی مشن۔ وائسرائے اور کانگرس کی طرف سے ایسی پوزیشن پیدا کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے مسلم لیگ اپنے اصول کی قربانی کر کے کسی قیمت پر بھی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

لاہور ۱۰ جولائی۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے کچھ ممبروں نے دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کے سلسلے میں ایک کانگرسی مسلمان کو ووٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آج نواب صاحب ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ یہ خبر بے بنیاد شرانگیز اور کسی دروغ گو کے دماغ کی تخلیق ہے۔

میڈرڈ ۱۰ جولائی۔ جنرل فرانکو کی طرف سے اپنی حکومت کے متعلق استصواب عامہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اور اس سلسلے میں عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے کئی ایک نئی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت امریکہ اور برطانیہ نے جنرل فرانکو کو مطلع کر دیا ہے کہ استصواب عامہ کی کارروائی صرف اسی صورت میں جائز سمجھی جائے گی۔ جب کہ اس سے قبل آزادی تحریر وتقریر کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے۔

نانکنگ ۱۰ جولائی۔ چین کی مرکزی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ چین میں امن قائم رکھنے کے لئے کمیونسٹوں اور مرکزی حکومت میں گفت وشنید کی ناکامی کے بعد کمیونسٹ فوجوں نے صوبہ ہونان اور ہوپے پر حملہ کر دیا ہے

لنڈن ۱۰ جولائی۔ پولینڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ غذائی قلت کی وجہ سے اس وقت پولینڈ میں قریباً بارہ لاکھ افراد تپدق میں مبتلا ہیں جنگ کے دوران میں ہزاروں بچے بھوک کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے۔ اور قریباً تہائی آبادی کو پیٹ بھر کر کھانا نہ ملتا تھا۔

لائلپور ۱۰ جولائی۔ گندم دیسی ۹/۵ گندم فارم ۹/۱۲ - گڑ ۲۱/- تا ۲۲/- شکر ۲۲/- تا ۲۳/- گھی دیسی ۱۵۵/-